واعظ الجمعہ
مزاراتِ اولیاء
پر ہونے والی خرافات کی روک تھام
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

مزاراتِ اولیاء پر ہونے والی خُرافات کی روک تھام

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مزاراتِ اولیاء پر ہونے والی خُرافات کی روک تھام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

مزاراتِ اولیاء... رُشد وہدایت کے مرکز

برادرانِ اسلام! بزرگانِ دین کے مزارات، خانقاہیں اور آستانے رُشد وہدایت کے مراکز، روحانی فُیوض وبرکات کے سرچشمے اور شَعائرُ اللہ ہیں، ان کا ادب واحترام ہر مسلمان پر لازم ہے۔ قُرونِ ثلاثہ سے لے کر آج تک مسلمان، مزاراتِ اولیاء پر حاضر ہو کر فیض پاتے، اور روحانی تسکین حاصل کرتے چلے آرہے ہیں۔ مزارات پر حاضری زیارتِ قُبور میں داخل ہے، جو فی نفسہ ممنوع نہیں، بلکہ حدیثِ پاک سے ثابت ہے۔ حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «كُنتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ

الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا!»[1] "میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب (کہتا ہوں کہ) ان کی زیارت کیا کرو!"۔

ان مزارات میں آرام فرمانے والے اولیائے کرام، اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور مقبولانِ بارگاہ ہیں، مسلمان اپنی حاجت برآری کے لیے ان کے وسیلے سے، اللہ عزّوجلّ کے حضور دعائیں کرتے ہیں، عطائے الٰہی سے انہیں کائنات میں متصرِّف مانتے ہیں، اور اپنے مَن کی مُرادیں پاتے ہیں۔ اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا شریعت کے عین مُطابق ہے، اس میں شرعًا کوئی حرج نہیں۔ البتہ یہ عقیدہ کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام یا اولیائے کرام، ذاتی یا مستقل طور پر نظامِ عالَم میں متصرِّف یا شریک ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی شرکت یا مدد کے بغیر یہ نظام نہیں چلا سکتا، یہ خالصۃً کفر وشرک ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا مشرک، مرتد اور جہنم کا حقدار ہے!!۔

مزارات پر ہونے والی خُرافات کے اسباب

عزیزانِ محترم! بدمذہبوں اور اسلام مخالف قوتوں کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے، کہ مسلمانوں کے مقاماتِ مقدّسہ اور شعائر اللہ کو بدنام کرنے کے لیے، وہاں خُرافات ومنکَراتِ شرعیہ کا بازار گرم کرواتے ہیں؛ تاکہ مسلمانوں کی نسلِ نو کے دلوں سے ان مقامات کی شان وعظمت اور تعظیم وادب کو ختم کیا جاسکے، یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے جلیل القدر اولیائے کرام اور بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات پر، خُرافات

---

(۱) "صحیح مسلم" کتاب الجنائز، ر: ۲۲۶۰، صـ۳۹۳.

اور غیر شرعی اُمور کا سرِعام ارتکاب کیا جا رہا ہے، ان مزارات کے قُرب وجَوار میں فحاشی، عُریانیت اور جُوئے کے اڈے قائم کیے جا رہے ہیں، شراب نوشی، رقص وسرود، بھنگ، چرس اور ڈھول تاشے کی محفلیں سجائی جا رہی ہیں، لیکن کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں! حکومتی اہلکار بھی ہزار پانچ سو روپے رشوت کی خاطر، اپنی ذمہ داری سے غفلت برت کر، اس جرم میں برابر کے شریک ہیں، جس کے باعث رُشد وہدایت اور روحانی فیض کے یہ سرچشمے، اپنی اہمیت واِفادیت کھو رہے ہیں!!۔

اسی طرح بعض فاسق وفاجر پیر، اور اُن کے جاہل مریدین بھی، علمِ دین سے دُوری کے باعث مزاراتِ اولیاء کے طواف، سجدۂ تعظیمی، مرد وزَن کے اختلاط، ڈھول تاشوں کے ساتھ مزارات پر بلاضرورت چادریں چڑھانے، ناچ بھنگڑا کرنے، مِنّتیں مانگ کر قبروں پر چراغ جلانے، فرضی مزارات بناکر ان کی تعظیم کرنے، اور بھنگ وچرس کی محفلیں سجانے جیسی بے ہودہ خُرافات ومنکَرات کے مرتکِب ہوتے ہیں۔

لہٰذا ہر اپنے اور غیر پر واضح رہے، کہ یہ اُمور خالصۃً ان لوگوں کے ذاتی افعال اور بے عملیاں ہیں، جو جہنم میں لے جانے کا باعث ہیں۔ مسلکِ حق اہلِ سنّت وجماعت کا، ایسے فُسّاق وجُہّال اور ان کی حرکتوں سے کوئی تعلق نہیں، قرآن وحدیث اور ہمارے بزرگوں کی ہزاروں کتب، اِن اُمور کی حُرمت وبُرائی پر شاہدِ عدل ہونے کے باوُجود، بعض لوگ ان خُرافات کو مسلکِ اہل سنّت وجماعت کے کھاتے میں ڈال کر تنقید کے نشتر چلاتے، اور سادہ لَوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگے ہیں، یہ سراسر زیادتی اور علمی خِیانت ہے، جو کسی بھی صاحبِ علم کو زَیب نہیں دیتی!

مزاراتِ اولیاء کا طواف کرنا اور انہیں بوسہ دینا

حضراتِ گرامی قدر! مزاراتِ اولیاء پر جو خُرافات بہت عام ہو چکی ہیں، اُن میں سے ایک بزرگانِ دین کے مزارات کا طواف کرنا اور انہیں بوسہ دینا ہے، مسلکِ حق اہلِ سنّت وجماعت کے نزدیک تعظیم کی نیّت سے مزاراتِ اولیاء کا طواف کرنا، یا انہیں بوسہ دینا ممنوع ہے، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی ممانعت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مزار کا طواف جو محض بہ نیّتِ تعظیم کیا جائے ناجائز ہے؛ کہ تعظیم بالطواف مخصوص بخانۂ کعبہ ہے۔ مزار کو بوسہ دینا نہ چاہیے، علماء اس میں مختلف ہیں، اور بہتر بچنا ہے، اور اسی میں ادب زیادہ ہے!"[1]۔

مزار پر حاضری کے آداب

عزیزانِ مَن! بوسۂ قبور اور طواف کی ممانعت کا حکم صرف مزاراتِ اولیاء تک محدود نہیں، بلکہ اس حکم میں مزاراتِ انبیاء علیہم السلام بھی داخل ہیں، ہمارے جو بھائی حجِ بیت اللہ یا عمرہ کے بعد بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لیے مدینہ منوّرہ حاضر ہوتے ہیں، اور مُواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہو کر روضۂ انور کی سنہریوں جالیوں کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے کے لیے موقع کی تلاش میں رہتے ہیں، انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ایسا کرنا خلافِ ادب اور ممنوع ہے، بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب بیان کرتے ہوئے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "خبردار (روضۂ انور

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب الجنائز، باب اَحوال قُربِ موت، ۷/ ۳۳۱۔

کی) جالی شریف کو بوسہ دینے، یا ہاتھ لگانے سے بچو!؛ کہ خلافِ ادب ہے، بلکہ (جالی شریف سے) چار ۴ ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ، یہ ان کی رحمت کیا کم ہے، کہ تم کو اپنے حضور بلایا! اپنے مُواجہہِ اَقدَس میں جگہ بخشی!"[1]۔

ایک اَور مقام پر مزید اِرشاد فرمایا کہ "روضۂ انور کا طواف نہ کرو، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رُکوع کے برابر ہو! رسول اللہ ﷺ کی تعظیم (زیادہ جھکنے میں نہیں، بلکہ) اُن کی اِطاعت (یعنی فرمانبرداری اور پیَروی) میں ہے"[2]۔

سجدۂ تعظیمی

حضراتِ محترم! مزاراتِ اولیاء قدس اسرارہم پر بعض جاہل لوگوں کی طرف سے جن خُرافات کا سلسلہ جاری ہے، اُن میں سے ایک "سجدۂ تعظیمی" بھی ہے، اپنے پیر و مرشد یا کسی بھی ولی کے مزار پر تعظیم کی نیّت سے سجدہ کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اور عبادت کی غرض سے ہو تو کفر و شرک ہے، اور اگر دونوں میں سے کوئی نیّت نہ ہو تب بھی ممنوع ہے؛ کہ بُت پرستی سے مُشابہ اور صورۃً سجدہ کے قریب ہے۔

پیر و مرشد کے لیے سجدۂ تعظیمی سے متعلق، ایک سوال کے جواب میں امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "مسلمان اے مسلمان! اے شریعتِ مصطفوی کے تابعِ فرمان! جان اور یقین جان! کہ سجدہ حضرت عزّت

(۱) "فتاوی رضویہ" "کتاب الحج، رسالہ "انوَر البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ" ۸/ ۶۰۲۔

(۲) ایضاً، صـ۶۰۴۔

جلالُہ- کے سوا کسی کے لیے نہیں، اُس کے غیر کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اِجماعاً شرکِ مُہین وکفرِ مُبین ہے، اور سجدۂ تحیت (تعظیمی) بھی حرام وگناہِ کبیرہ بالیقین ہے"[1]۔

ایک اَور مقام پر مزید ارشاد فرمایا: "غیرِ خدا کو سجدۂ عبادت شرک ہے، سجدۂ تعظیمی شرک نہیں مگر حرام ہے، گناہِ کبیرہ ہے، متواتر حدیثیں اور متواتر نُصوصِ فقہیّہ سے اس کی حرمت ثابت ہے، ہم نے اپنے فتاوی میں اس کی تحریم پر چالیس ۴۰ حدیثیں روایت کیں، اور نُصوصِ فقہیّہ کی گنتی نہیں[2]، "فتاوی عزیزیّہ" میں ہے کہ اس کی حُرمت پر اِجماعِ اُمّت ہے"[3]۔

مزار پر چڑھانے کے لیے ڈھول تاشوں کے ساتھ چادر لانا

عزیزانِ محترم! بعض مقامات پر مریدوں اور عقیدت مندوں کی جانب سے، کسی بزرگ کے عرس پر ڈھول تاشوں اور بھنگڑوں کے ساتھ مزار کے لیے

---

(۱) "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والإباحۃ، رسالہ "الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ" ۱۵/۴۹۸۔

(۲) امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے زمانے میں بھی، پیروں کی تعظیم میں غُلو کرنے والی جو بدعات وخُرافات عروج پر تھیں، ان میں سے ایک بدعت سجدۂ تعظیمی بھی تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس کے رَد میں "الزُّبدة الزَّكية لتحريم سُجود التحيّة" کے نام سے باقاعدہ ایک مبسوط رسالہ تحریر فرمایا، اور اس میں متعدّد آیاتِ قرآنیہ، چالیس ۴۰ اَحادیثِ مبارکہ اور تقریباً ڈیڑھ سو ۱۵۰ فقہی نُصوص سے ثابت کیا، کہ عبادت کی نیّت سے غیر اللہ کو سجدہ کرنا کفر وشرک ہے، اور تعظیم کی نیّت سے ہو تو حرام ہے۔

(۳) "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والإباحۃ، غیرِ خدا کو سجدۂ عبادت شرک... الخ، ۱۵/۴۹۱۔

چادریں لائی جاتی ہیں، یہ چادریں انتہائی بیش قیمت ہوا کرتی ہیں، جسے قافلے کی شکل میں عقیدت مندوں نے چاروں طرف سے تھاما ہوتا ہے، چادر کے آگے ڈھول کی تھاپ پر بعض فاسق نوجوان رَقص کر رہے ہوتے ہیں، یہ عمل انتہائی معیوب، غیر شرعی اور مزارات پر ہونے والی خُرافات میں سے ایک ہے۔

شریعتِ مُطہّرہ ڈھول تاشوں کی اجازت ہرگز نہیں دیتی، اور رہی بات تہ در تہ بلاضرورت چڑھائی جانے والی چادروں کی، تو یہ ایک فُضول اَمر کے سوا کچھ نہیں۔ امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلاضرورت چڑھائی جانے والی چادروں کے بارے میں حکمِ شرعی بیان فرماتے ہیں کہ "جب چادر موجود ہو، اور وہ ابھی پُرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو، تو بے کار چادر چڑھانا فُضول ہے، بلکہ جو دام (مال) اس میں صرف کریں، ولیُ اللہ کی روحِ مبارک کو اِیصالِ ثواب کے لیے کسی محتاج کو دے دیں"[1]۔

فرضی مزارات بناکر بھنگ اور چرس پینا اور اس کا کاروبار کرنا

حضراتِ ذی وقار! مزاراتِ اولیاء کے نام پر ہونے والی خُرافات میں سے ایک، فرضی مزار بناکر اس کی تعظیم کرنا، اس کی آڑ میں بھنگ اور چرس پینا، اور اس کا کاروبار کرنا ہے، یہ ایک انتہائی مذموم اَمر ہے، کہ اپنے غیر قانونی وغیر شرعی دھندے کو چلانے کے لیے، مزاراتِ اولیاء کا سہارا لیا جائے!! محکمۂ اوقاف کو چاہیے کہ اس چیز کا فوری نوٹس لے، اور مزاراتِ اولیاء کی آڑ میں ہونے والے ایسے بے ہودَہ کاروبار کو بند

---

(۱) "اَحکامِ شریعت" حصّہ اوّل، مزاراتِ اولیاء، ص۸۹۔

کروائے، اور اس کے ذمہ داروں کو قرارِ واقعی سزا دے؛ تاکہ آئندہ کسی کو ایسی گری ہوئی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو!۔

فرضی مزارات کے بارے میں حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "فرضی مزار بنانا، اور اس کے ساتھ اصل جیسا مُعاملہ کرنا (یعنی اس کا ادب واحترام اور تعظیم کرنا) ناجائز وبدعت ہے!"[1]۔

مزارات پر مَرد وزَن کا اختلاط اور بے پردگی

عزیزانِ مَن! اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات پر جو خُرافات عام ہیں، اُن میں سے ایک، مَرد وزَن کا اختلاط اور بے پردگی ہے۔ مزارات پر بے پردہ عورتوں کا بہت اِزدحام ہوتا ہے، اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی کم عقلی اور ضروری دینی علوم سے واقفیت نہ ہونے کے باعث، مزارات پر غیر شرعی اُمور کا ارتکاب کرنے سے بھی گریز نہیں کرتیں۔ انہیں چاہیے کہ بلا ضرورتِ شرعی اپنے گھر سے، بغیر محرم کے ہرگز باہر نہ نکلیں، اور اَحکامِ شریعت کی مکمل پاسداری کو یقینی بنائیں!۔

مزارات پر عورتوں کی حاضری کے بارے میں، امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ "یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں؟ بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے؟ اور کس قدر صاحبِ قبر کی جانب سے؟ جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے،

---

(۱) "فتاویٰ رضویہ" کتاب الجنائز، باب اَحوال قُربِ موت، ۷/۲۵۲۔

لعنت شروع ہو جاتی ہے، اور جب تک وہ واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے ہیں!"[۱]، حدیثِ پاک میں ہے: «لَعَنَ اللهُ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ!»[۲] "قبروں کی زیارت کے لیے جانے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے"!۔

بلاضرورت مزاراتِ اولیاء یا قبورِ مسلمین پر چراغ جلانا

حضراتِ گرامی قدر! آجکل مزاراتِ اولیاء یا قبرستان میں، اپنے پیاروں کی قُبور پر چراغ، موم بتی یا اگر بتی وغیرہ جلانا ایک معمول بن گیا ہے، یہ بھی بزرگانِ دین یا قبورِ مسلمین سے متعلق خُرافات میں سے ایک ہے، بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مزار پر چراغ جلانے سے ہماری مانگی ہوئی مَنّت پوری ہو جائے گی، اسی طرح بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مُردے کو تسکین ملتی ہے، اور اس کی قبر روشن ہوتی ہے، یہ سراسر جہالت، بدعت اور خُرافات پر مبنی اَمر ہے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالی علیہ علّامہ عبد الغنی نابلُسی رحمۃ اللہ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ "قبروں کی طرف شمع لے جانا، بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے، یہ سب اس صورت میں ہے کہ (جب چراغ جلانا) بالکل فائدے سے خالی ہو"[۳]۔

---

(۱) "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" عورتوں کا مزارات پر جانا، حصّہ دُوم، صـ۱۰۷۔

(۲) "صحیح ابن حبان" کتاب الجنائز، ر: ۳۱۷۸، ۷/ 452.

(۳) "فتاوی رضویہ" کتاب الجنائز، باب اَحوالِ قُربِ موت، رسالہ "بریق المنار" ۷/۳۰۳۔

کسی درخت، یا تاک وغیرہ پر ہار پھول ڈالنا اور منّتیں مانگنا

عزیزانِ محترم! بسا اوقات عوام میں کسی خاص مقام، مثلاً کسی درخت، دیوار یا تاک وغیرہ کے بارے میں، یہ بات غلط طور پر مشہور ہو جاتی ہے، کہ یہاں فُلاں شہید یا بزرگ رہتے ہیں، اور لوگ بلا سوچے سمجھے ہار پھول ڈالنے، لوبان جلانے، منّتیں مانگنے، فاتحہ دلانے اور نذر و نیاز کرنے کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں، یہ انتہائی غیر ذمّہ دارانہ اور جاہلانہ اَمر ہے۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمہ اللہ ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "یہ سب (باتیں) واہیات و خُرافات اور جاہلانہ حماقات وبطالات ہیں، ان کا اِزالہ لازم ہے"[1]۔

حرفِ آخر

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! کوئی شخص پیر ہو یا مرید، بظاہر وہ کتنا ہی صاحبِ کرامت کیوں نہ ہو، اگر وہ مزاراتِ اولیاء کے سلسلہ میں اَحکامِ شرعیہ کی پاسداری نہیں کرتا، اور محبت و عقیدت میں مکروہ و حرام اُمور کے ارتکاب سے نہیں بچتا، تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے، جس کو کسی طور پر درست یا جائز نہیں کہا جا سکتا، لیکن اس بنیاد پر مزارات پر جانے کو حرام کہنا، اور انہیں کفر و شرک کے اڈّے قرار دینا بھی سراسر ظلم وزیادتی ہے، جس طرح ہر گلی بازار میں غیر شرعی اُمور کی بھرمار ہونے کے باوُجود، ہم وہاں جانا ترک نہیں کرتے، اسی طرح بعض جُہّال کی وجہ سے رُشد وہدایت اور روحانی

---

(۱) "اَحکامِ شریعت" حصّہ اوّل، ص۵۰۔

فیض کے ان سرچشموں سے کس طرح منہ موڑا جاسکتا ہے؟! البتہ اَربابِ اقتدار اور ان مزارات وخانقاہوں کے گدی نشینوں سے، ہم اتنی درخواست ضرور کرسکتے ہیں، کہ وہ اپنے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، مزاراتِ اولیاء اور اس کے آس پاس ہونے والے غیر شرعی اُمور اور خُرافات کے خاتمہ کو یقینی بنائیں؛ تاکہ روحانی سکون کے مُتلاشی لوگ، اطمینانِ قلب اور یکسُوئی کے ساتھ عبادت ورِیاضت کرسکیں، اور ان مقدّس ہستیوں کی نگاہِ کرم سے فیضیاب ہوسکیں۔

دعا

اے اللہ! ہمیں بزرگانِ دین اور اولیائے کرام کی محبت عطا فرما، ان کے ادب واحترام کی توفیق مرحمت فرما، ان کے مزارات پر باادب حاضری کی سعادت نصیب فرما، اولیائے کرام کے نام پر غیر شرعی اُمور کا ارتکاب کرنے والوں کو ہدایت دے، ان مزارات کے گدی نشینوں کو اَحکامِ شریعت کا پابند بنا، انہیں اپنے اَسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں

کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یا رب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا
وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم،
والحمد لله ربّ العالمين!.